ڈاکٹر گوہر نوشاہی

نفائس اللغات: اردو کا ایک نادر و نایاب لغت

Nfaes ul Lughaat is a manuscript of nineteenth century. It was written in the age of Muhammad shah by Molvi ahad ul din bilgrami.This dictionary basically deals with urdu words and there meanings . All meanings are presented in Persian language.The manuscript has a high historical value. In this article the introduction of this manuscript and its importance is discussed.

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

نفائس اللغات مولوی احدالدین بلگرامی کی تالیف ہے۔مؤلف نے آغاز کتاب میں اپنے کام کی حدود اور مقاصد کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

> ’’عربی اور فارسی زبانوں کے ماہرین لغات نے منفرد الفاظ کی جمع آوری سے شائقین لغات کی تدوین لغات کی کافی حد تک رہنمائی کی ہے اور ان کے لیے سامان انبساط پیدا کیا ہے۔لیکن ان میں سے کسی نے بھی اردو ہندی اور فارسی الفاظ کو عربی ترجمے کے ساتھ پیش نہیں کیا تا کہ اہل ہند اور اہل فارس الفاظ کے جزئیات اور مفاہیم سے واقف ہوسکیں اور ان زبانوں کی تصانیف کو تقابل کے ساتھ سمجھ سکیں۔اس غرض سے بندہ احدالدین بلگرامی نے اپنی کم علمی اور کم مائیگی کے باوجود کوشش کی ہے کہ اجتہاد کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بڑے اور عظیم کام میں ہاتھ ڈال دیا تا کہ اہل نظر کے سامنے یہ کام جلوہ گر ہو لیکن مشکلات اور نامساعد حالات کے پیش نظر یہ سستی کا شکار ہوتا رہا۔تا آنکہ اب شہنشاہ عالی مقام......سلطان زمان محمد علی پاشا غازی کی بندہ پروری سے یہ حقیر اس لغات کی تدوین میں مشغول ہوا اور صبح و شام عربی اور فارسی فرہنگوں کا مطالعہ کر کے عربی اور فارسی الفاظ کو ایک بیاض کی صورت میں جمع کیا اور اس کا نام نفائس اللغات رکھا اور اہل ہند کی زبان اردو کو جو فارسی،عربی، ہندی اور بعض ترکی الفاظ پر مشتمل ہے،اس لغات کی بنیاد قرار دے کر ان الفاظ کے عربی اور فارسی مترادفات پیش کیے اور جہاں دونوں زبانوں کے مترادفات میسر نہ آسکے کسی ایک زبان پر اکتفا کیا اور جن (اردو) الفاظ کے عربی و فارسی مترادف نہیں مل سکے ان کو یا تو چھوڑ دیا ہے اور یا ان کی جگہ دیہات اور قصبات کے لوگوں کی بولی کے الفاظ شامل کر لیے ہیں چنانچہ اہل بصیرت سے التماس ہے کہ اگر ان کا مقصود نظر کوئی لفظ اس لغات میں نہ ملے تو مؤلف کو قصوروار نہ ٹھہرائیں مؤلف نے اس لغات کی جمع آوری میں لاتعداد عربی اور فارسی تصانیف کا مطالعہ کیا ہے اور راتوں کی سیاہی کو کحل جواہر بنا کر ان کتابوں
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

سے الفاظ کے موتی ایک لڑی میں پروئے ہیں۔صاحبانِ علم سے میری دست بستہ عرض ہے کہ میرے سہو وخطا پر پردہ پوشی فرمائیں کیونکہ سہو ونسیاں انسان کی سرشت میں شامل ہے اور زبانِ اعتراض نہ کھولیں''۔(۱)

اس سے پہلے کہ نفائس اللغات کے متن کا جائزہ لیا جائے ،اس کے بعض تحقیقی پہلوؤں کو پیش کیا جاتا ہے۔نفائس اللغات کے مصنف مولانا احدالدین احمد بلگرامی کے مختصر حالات الگ عنوان کے تحت ''تنقیح الکلام فی تاریخ خطہ پاک بلگرام'' کے مؤلفین نے درج کیے ہیں ،جن کے اہم حصے درج ذیل ہیں:

''آپ قاضی علی احمد کے دوسرے بیٹے اور قاضی مجدالدین محمد کے منجھلے سگے بھائی تھے۔۱۱۹۳ھ مطابق ۱۷۷۹ء میں بمقام بلگرام محلّہ قاضی پورہ میں پیدا ہوئے اور یہیں اپنے پدر کے ظل عاطفت میں پرورش پائی۔ تیرہ برس کی عمر میں اپنے ماموں شیخ محمد اسلم متخلص بہ اسلم صدیقی فرشوری بلگرامی کے ساتھ کلکتہ گئے۔دس پندرہ برس وہیں ان کے ساتھ رہے اور انھی سے علم فارسی حاصل کیا۔بعد اس کے شیخ احمد عرب کے علم وفضل کا شہرہ سن کر ادھر طبیعت مائل ہوئی اور عرب میں جا کر شیخ موصوف کی شاگردی اختیار کی۔وہاں اتنی مدت تک قیام کیا کہ علم عربی سے فروغ حاصل کر کے اعلیٰ درجے کے ادیب ہو گئے۔شیخ احمد ان کا رُشد وکمال دیکھ کر ایسے خوش ہوئے کہ اپنی دختر نیک اختر کا عقد آپ کے ساتھ کر دیا۔وہاں سے مع اپنی بیوی کے معاودت کی مگر افسوس کہ راستے میں جہاز ہی پر اس حسینہ جمیلہ نے رحلت کی۔آپ ایک مطبع کا سامان بھی اپنے ساتھ لائے اور سیدھے لکھنو پہنچے۔وہاں مولوی محبوب علی صاحب سوداگر نے جو مشہور روم شناس اور علم دوست آدمی تھے چھاپہ خانے سامان آپ سے لے کر بہت ترقی کے ساتھ کام جاری کر دیا اور آپ کو اس کا مہتمم وافسر کر کے مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار تنخواہ کر دی۔جب یہ سلسلہ مستقل قرار پایا تو آپ نے وہیں مولوی محبوب علی کے مکان کے قریب بازار جھاؤلال میں پُل کے متصل خود بھی اپنا ذاتی مکان بنوالیا اور چھاپہ خانہ بھی قریب رہا۔لکھنؤ میں پہلا چھاپہ خانہ وہی ہوا۔پھر تھوڑی مدت کے بعد بلگرام تشریف لائے اور مولوی محمد اسلم کی دختر سے عقد ثانی ہوا...... بعد عقد ثانی مع اپنی بیوی کے لکھنو چلے گئے اور وہیں کی سکونت دائمی اختیار کی۔آخر وقت تک مطبع مذکور میں ملازم رہے اور آپ کے بھتیجے قاضی شریف احمد صاحب نے لکھا ہے کہ مدت العمر شاہ اودھ کی نوکری کی اور وہیں درس وتدریس میں بسر کی۔الغرض بہت بڑے فاضل اور جید ادیب تھے......تصانیف میں نفائس اللغات اور علم ادب میں رسالے وغیرہ بہت مشہور ومعروف کتابیں ہیں۔آخر عمر میں نسب نامہ خاندانی بھی شرح وبسط کے ساتھ لکھا''۔

''ماہِ رمضان المبارک کی چوتھی تاریخ شنبہ کے دن ۱۲۲۲ھ مطابق ۱۸۴۵ء میں بمقام لکھنؤ محلّہ بازار جھاؤلال انتقال کیا اور وہیں کھٹو شاہ کے تکیے میں جو محلّہ مذکور میں ہے حافظ محرم علی صاحب کے مزار کے پہلو میں مدفون ہوئے۔آپ کے ماموں زاد بھائی محمد اعلم متخلص بہ اعلم بن مولوی محمد اسلم نے تاریخ وفات کہی''۔(۲)

مذکورہ تاریخ وفات کے آخری دو مصرعے جن میں مادۂ تاریخ موجود ہے ''تنقیح الکلام'' میں یوں درج ہوئے ہیں:

گفت ہاتف بمن ز روی ادب
رفت قطب علوم زیر زمیں

۱۲۶۱+۱=۱۲۶۲ھ

یہ تعمیے کی تاریخ ہے لفظ ادب سے الف کا ایک عدد لے کر مصرعہ ثانی کے اعداد میں شامل کیا گیا ہے اور یوں ۱۲۶۲ھ برآمد ہوئے ہیں۔(۳)

مولوی احدالدین بلگرامی کا تعلق بلگرام کے شیوخ عثمانی سے تھا۔ ان کا شجرہ نسب کئی واسطوں سے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ ''تنقیح الکلام'' میں یہ شجرہ یوں بیان ہوا ہے۔

> ''مولوی احدالدین احمد بن قاضی علی احمد بن قاضی احمد اللہ بن قاضی محمد احسان بن قاضی محمد ناصر بن قاضی محمد فضیل بن قاضی محمد یوسف ثالث بن ابوالمکارم قاضی بھکاری بن قاضی کمال بن بندگی قاضی عبدالدایم بن قاضی محمود الدواوین بن قاضی عبدالکافی بن قاضی محمد یوسف ثانی بن قاضی شمس الدین بن قاضی محمد یوسف بن محمد عاصم بن خالد بن داؤد عثمان بن رکن الدین المشہور بہ عبدالرحمٰن گازرونی بن علاؤالدین عبداللہ ثانی بن علیم الدین عبدالعزیز بن عبداللہ بن امام الدین عمر بن حضرت عثمانؓ بن عفان بن ابوالعاص بن امیر بن عبدالشمس بن عبدالمناف''(۴)

اس شجرہ نسب کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی احدالدین بلگرامی کا خاندان قضاوت کے پیشے سے منسلک تھا۔ اس خاندان میں پہلے قاضی محمد یوسف تھے جو شیوخ عثمانی بلگرام اور کاکوری کے جداعلیٰ تسلیم کیے جاتے ہیں۔(۵)

مولوی احدالدین احمد کے والد مولوی علی احمد بھی قاضی تھے۔ ان کے چار بیٹے قاضی مجدالدین، مولانا احدالدین احمد، مولوی علی متقی اور مولوی علی مہدی تھے جو لاولد فوت ہوئے۔ مولانا احدالدین احمد بلگرامی کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھے۔ تین بیٹوں میں سے دو بیٹے نورالحق اور بہاءالحق گونگے تھے۔ تیسرے بیٹے کا نام حسام الدین تھا۔ بیٹی کا نام ظاہر نہیں ہوا۔ وہ والد کی زندگی میں غیر شادی شدہ تھی۔ تینوں بیٹوں کے مؤلف ''تنقیح الکلام'' سے ذاتی مراسم تھے۔(۶) تیسرے بیٹے حسام الدین نے شادی نہیں کی تھی۔ ''تنقیح الکلام'' کے صفحہ ۱۵۴ پر ان کا نام حسان الدین اور صفحہ ۲۱۲ پر حسام الدین ہے واللہ اعلم۔ اولادِ صلبی کے علاوہ ان کے ایک بھتیجے کا ذکر بھی ''تنقیح الکلام'' میں آیا ہے جو ان کے شاگرد تھے، ان کا نام قاضی قطب حیدر تھا اور وہ مولانا احدالدین بلگرامی کی اولادِ معنوی کا درجہ رکھتے تھے۔ انھیں امجد علی شاہ بادشاہ اودھ نے ۱۲۶۰ھ مطابق ۱۸۴۴ء میں قاضی مقرر کیا تھا۔ ان کے نام کا فرمان بھی مذکورہ کتاب میں موجود ہے(۷)

نفائس اللغات کا سال تصنیف صراحتاً نہیں ملتا لیکن مصنف کے یہ الفاظ کہ:

> ''تادریں زمان لطافت نشان فطانت عنوان بہ حسن تربیت شہنشاہ عالی محل...... حاتم روزگار...... سلطانِ زمان محمد علی پادشاہ غازی''۔(۸)

سے دو تین باتیں ذہن میں آتی ہیں۔ اول یہ کہ محمد علی شاہ کے دربار میں ان کی ملازمت نہ سہی ''حاتم روزگار'' کی طرف سے

انھیں مدد معاش ضرور حاصل ہوگی۔ان کے عہد سلطنت میں اس لغات کی تصنیف کا زمانہ قیاساً ضرور متعین کیا جاسکتا ہے۔

نصیر الدولہ محمد علی شاہ، نواب سعادت علی خاں کے بیٹے تھے۔نصیر الدین، حیدر کی وفات کے بعد ۱۸۳۸ء میں تخت نشین ہوئے۔اس وقت ان کی عمر تریسٹھ برس تھی۔اس اعتبار سے محمد علی شاہ کی ولادت تقریباً ۱۷۷۵ء کی سمجھی جائے گی۔مولانا احدالدین بلگرامی کے سالِ ولادت ۱۷۷۹ء کے مدنظر وہ بادشاہ سے تقریباً چار برس چھوٹے تھے اور محمد علی شاہ کی وفات کے بعد مولانا بلگرامی تقریباً تین برس تک زندہ رہے۔اس اعتبار سے وہ محمد علی شاہ کے ہم عمر اور معاصر تھے، محمد علی شاہ کی اودھ پر حکمرانی کا زمانہ ۱۸۳۸ء سے ۱۸۴۲ء تک صرف چار برس کا ہے۔(۹) یقیناً نفائس اللغات انھی چار برسوں میں مکمل ہوئی۔

نفائس اللغات پہلی مرتبہ ۱۸۵۵ء میں مطبع مصطفائی لکھنؤ میں محمد مصطفیٰ خاں کی زیرِنگرانی شائع ہوئی۔اس کا ایک نسخہ معروف محقق جناب خلیل الرحمٰن داؤدی مرحوم کی ملکیت تھا جو انھوں نے ۱۹۷۱ء میں میونسپل کمیٹی کراچی کے کتب خانے کو فروخت کیا تھا۔نفائس اللغات کی یہ اشاعت صحتِ متن کے اعتبار سے عدیم النظیر ہے۔

نفائس اللغات کا دوسرا ایڈیشن غالباً پہلے ایڈیشن کی سنگی پلیٹوں پر ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۸۶۴ء میں مطبع مصطفائی لکھنو ہی سے شائع ہوا۔اس کا خاتمۃ الطبع محمد عبدالواحد بن حاجی محمد مصطفیٰ خاں نے لکھا ہے۔اس اشاعت کی فرمائش ان کے ماموں محمد عبدالرحمٰن خاں نے کی تھی جن کے لیے دعائے خیر کی استدعا کی گئی ہے۔اسی اشاعت کی عکسی نقل میرے پیش نظر ہے۔نفائس اللغات کا تیسرا ایڈیشن شوال ۱۲۹۵ھ مطابق اکتوبر ۱۸۷۸ء میں شائع ہوا۔صفحات کی تعداد بڑھ کر ۶۳۶ ہوگئی ہے۔نفائس اللغات کا یہ ایڈیشن مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد کے کتب خانے سے تعلق رکھتا ہے۔

مطبع مجیدی کانپور سے نفائس اللغات کا خلاصہ ۱۹۱۲ء میں شائع ہوا۔اس کا نام ''منتخب النفائس'' اور اس کے مرتب کنندہ مولوی محبوب علی لاہوری ہیں۔نفائس اللغات کا ایک سرقہ بھی شائع ہوا تھا جس کا نام انفس النفائس ہے اس کی تفصیلی دستیاب نہیں ہوسکی۔

نفائس اللغات کے پہلے اور دوسرے ایڈیشنوں کے صفحات ۴۹۰ تھے۔املائی خصوصیات کے اعتبار سے بھی یہ دونوں اشاعتیں قابل توجہ تھیں۔پہلی دو اشاعتوں کی املا بخط مخطوط تھی۔اہم املائی خصوصیات مندرجہ ذیل تھیں۔

۱۔عبارت مسلسل ہے۔الفاظ کی جدول بندی نہیں کی گئی۔

۲۔حروف تنفّسی (ہائیہ) میں دوچشمی علامت کے بجائے ہائے ہوز کا استعمال کیا گیا ہے۔مثلاً بکھیرنا کو بکہیرنا۔ بھنگی کو بہنگی۔بھنبھیری کو بہنبہیری۔بھوک کو بہوک، پھپھولے کو پہپہولے وغیرہ۔

۳۔اشعار کو شعر اور بیت دونوں عنوان دیئے گئے ہیں اور ان میں فرق کی وضاحت نہیں کی گئی۔

۴۔ورق کا سائز ۸x ۱۲ انچ ہے۔حوض ۱۰x۷ انچ ہے جو بڑی تختی کہلاتا ہے۔

۵۔نفائس اللغات کے قدیم ایڈیشنوں میں اردو الفاظ جلی قلم سے نمایاں کیے گئے ہیں۔

نفائس اللغات کے باقی ایڈیشنوں میں املا کافی حد تک جدید ہے۔''منتخب النفائس'' اور ''انفس النفائس'' کا کاغذ بہت معمولی ہے۔

(۲)

اردو زبان اور لغات کے حوالے سے دوسری زبانوں کے لغات کے مطالعے کا مقصد اردو زبان کو بولنے، سمجھنے اور جاننے والوں کے لیے دوسری زبانوں کی تعلیم کو آسان بنانا اور دوسری زبانیں بولنے والوں کے لیے اردو زبان کو مانوس اور مقبول بنانا تھا۔ نفائس اللغات کی تالیف کا نصب العین بھی یہ تھا کہ عربی اور فارسی کی تعلیم میں حائل مشکلات کو طلبہ اور اساتذہ کے لیے کم کیا جائے اور عربی و فارسی جاننے والوں کے رواج کے امکانات کو وسعت دی جائے۔ اس کے ساتھ ہی شاید یہ بھی منظور تھا کہ اردو زبان اور اس کے ذخیرۂ الفاظ کے ذریعے فارسی و عربی زبانوں کے الفاظ کے صحیح مفہوم اور مطالب تک رسائی حاصل کی جا سکے۔

اردو کا پہلا لغت جو فارسی اور عربی زبانوں کو اردو طبقے کے قریب تر لانے یا اردو کو فارسی اور عربی زبان کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے لکھا گیا، غرائب اللغات تھا جس کے مصنف عبدالواسع ہانسوی عہد عالمگیر سے تعلق رکھتے تھے۔ اس کتاب پر تنقید، حواشی، تصحیح اور تبصرے کا کام برصغیر کے معروف محقق و ادب شناس خان آرزو نے انجام دیا اور اس کتاب کا نام نوادرالالفاظ رکھا۔ یہ کتاب ۱۱۶۵ھ مطابق ۱۷۵۲ء میں لکھی۔ ڈاکٹر سید عبداللہ نے خان آرزو کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فن لغت نویسی میں ان کی عظمت کا اقرار کیا ہے۔ نوادرالالفاظ کا اسلوب یہ ہے کہ آرزو پہلے اردو لفظ دیتے ہیں اور پھر اس کے مترادف فارسی الفاظ درج کرتے ہیں اور اگر ضرورت ہو تو فارسی شاعری کے اکابر اساتذہ کے کلام سے اس کی سند پیش کرتے ہیں۔

خان آرزو کی نوادرالالفاظ سے ہمارے عہد تک اردو الفاظ کے فارسی مترادفات اور مطالب کی روایت جاری ہے اور بیسیوں فرہنگ اور لغات سامنے آ چکے ہیں جس میں سے اہم کو ایک نظر میں یوں دیکھا جا سکتا ہے:

۱۔ کمال عترت: میر محمدی عترت اکبرآبادی (۱۰)
۲۔ نفائس اللغات: مولوی احدالدین بلگرامی
۳۔ نفس اللغہ: میر علی اوسط رشک (۱۱)
۴۔ گنجینۂ زبان اردو: جلال لکھنوی (۱۲)
۵۔ فرہنگ محمودی: خواجہ محمود علی (۱۳)
۶۔ فرہنگ آزاد: مولانا محمد حسین آزاد (۱۴)
۷۔ افتخار اللغات: مولوی وحیدالدین اکبرآبادی اسرائیلی (۱۵)
۸۔ فرہنگ امیری: منشی محمد امیرالدین (۱۶)
۹۔ فرہنگ عصریہ: حافظ نذر احمد (۱۷)

ان فرہنگوں میں نفائس اللغات اس اعتبار سے اہم ہے کہ یہ اردو سے فارسی اور عربی کا مفصل ترین لغت ہے۔ دوسری اس کی فضیلت یہ ہے کہ سرزمین اودھ پر لکھا جانے والا یہ اردو کا قدیم ترین لغات ہے۔ گویا اودھ میں لغت نویسی

کی روایت جونور اللغات اور مہذب اللغات میں نقطہ عروج تک پہنچی اس کا آغاز نفائس اللغات سے ہوا۔

نفائس اللغات کا آغاز مختصر فارسی مقدمے سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد ''باب الف ممدودہ با بائے موحدہ'' سے متن کا آغاز ہو جاتا ہے اور پہلا لفظ ''آبخورہ'' ہے جس کی تشریح اس طرح ہے: بعربی آن را کوب بضم کاف وسکون واو و بای موحدہ''۔ الفاظ کے اندراج کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے اردو لفظ تلفظ ملفوظی کے ساتھ درج کیا جاتا ہے پھر عربی معنی یا مترادف کو تلفظ ملفوظی کے ساتھ اور اس کے بعد اس لفظ کے عربی معنی یا مترادف کو اسی طرح تلفظ ملفوظی کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

آٹا: بتای ہندی بالف رسیدہ، گندم و جو و جز آن آسیا کردہ را گویند۔ بعربی وقیق بدال مہملہ و بتکرار قاف بروزن کریم و لحن بکسر طای مہملہ وسکون ما ءمہملہ و نون در آخر و بفارسی آرد گویند۔

بھٹی: بفتح اول مخلوط التلفظ بہا وسکون تای ہندی و نون تحتانی، معروف آتشکدانِ آہنگراں

پچھوا: بفتح اول وسکون دوم مخلوط التلفظ بہا و واو بالف در آخر۔ بادی کہ از طرف مغرب آید۔ بعربی آں را دبور بفتح دالِ مہملہ و سکون واو و راء مہملہ در آخر و بفارسی باد قبلہ و باد مغربی گویند

پھلجھڑی: بضم اول مخلوط التلفظ بہا وسکون لام و فتح جیم مخلوط التلفظ بہا و کسر رای ہندی وسکون تحتانی معروف بہ نوعی از آتشبازی بفارسی آن را گلفشاں نامند وحید در تعریف آتشباز گوید

چوں بینند یار مرا گلرخاں شود روی گلفام شاں گلفشاں

نفائس اللغات میں اردو الفاظ کی فاعلی اور فعلی صورتوں کی فارسی تشریح بھی درج ہے اور بعض مشکل فارسی الفاظ کے استعمال کی مثالیں قدیم اساتذہ کے کلام سے بطور سند لائی گئی ہیں۔ فعلی صورتوں کی ایک مثال یہ ہے کہ ڈھلک، ڈھلکانا، ڈھلکا، اور ڈھلکنا تمام متعلقات کے فارسی اور عربی مترادفات اور معانی موجود ہیں۔

نفائس اللغات جیسی اہم فرہنگ پر جدید دور میں شاید اس لیے توجہ نہیں دی جا رہی کہ اس میں اردو الفاظ کو فارسی اور عربی الفاظ میں سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس لافانی شاہکار کو از سرِ نو جدید معیارات کے مطابق مدون کیا جائے اور فارسی تشریحات کو اردو میں بدل دیا جائے تا کہ یہ دورِ حاضر کے لیے مفید اور کارآمد قرار پائے۔

حواشی

۱۔ نفائس اللغات، طبع ۱۸۵۵ء عکسی نقل ص ۳

۲۔ تنقیح الکلام فی تاریخ خطہ پاک بلگرام، طبع ۱۹۶۰ء، ص ۲۱۱، ۲۱۲

۳۔ ایضاً ص ۲۱۲

۴۔ ایضاً ص ۱۵۳، ۱۵۴

۵۔ ایضاً

۶۔ ایضاً

۷۔ ایضاً

۸۔نفائس اللغات طبع مذکور ص۲

۹۔اودھ کی سیاسی تاریخ کے لیے یوں تو تاریخ سلاطین اودھ (نجم الغنی) شباب لکھنو (محمد احد علی) اور گذشتہ لکھنو (عبدالحلیم شرر) قابل ذکر ہیں لیکن زیرِ نظر کوائف کے لیے مہذب اللغات از مہذب لکھنوی کی جلد یاز دہم سے استفادہ کیا گیا ہے۔ دیکھیے طبع ۱۹۷۸ء،ص۱۹۳تا۲۱۲

۱۰۔کمال عترت، تصنیف ۱۱۶۱ھ، طبع ۱۹۹۹ء، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد

۱۱۔طبع ۱۹۸۷ء اتر پردیش اردو اکیڈمی لکھنو ۱۹۸۷ء

۱۲۔طبع ۱۸۸۰، نولکشور پریش لکھنو

۱۳۔طبع ۱۸۸۹ء، نظامی پریس کانپور

۱۴۔طبع لاہور، ۱۹۲۲ء مرتبہ آغا محمد طاہر

۱۵۔طبع ۱۹۲۶ء، شیرانی اینڈ کمپنی علی گڑھ

۱۶۔طبع عسکری پریس حیدر آباد (دکن) س۔ن

۱۷۔طبع صابری دارالکتب، اردو بازار لاہور، سن۔ن

کتابیات

۱۔آزاد، مولوی محمد حسین، لغت آزاد، کریمی پریس لاہور، ۱۹۲۲ء

۲۔آرزو، سراج الدین خان، نوادرالالفاظ، انجمن ترقی اردو، کراچی

۳۔ابوسلمان شاہجہان پوری، ڈاکٹر، کتابیات لغات (اردو)، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد ۱۹۸۶ء

۴۔احدالدین بلگرامی، نفائس اللغات، مطبع مصطفائی، لکھنو، ۱۸۵۵ء

۵۔جلال لکھنوی، گنجینہ زبان اردو، نولکشور پریس، لکھنو ۱۸۸۰ء

۶۔رشک، میر علی اوسط، نفس اللغہ، اتر پردیش اردو اکیڈمی لکھنو، ۱۹۸۷ء

۷۔عترت، میر محمدی، کمال عترت، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۹ء

۸۔محبوب علی رام پوری، منتخب النفائس، مطبع مجیدی، کانپور، ۱۹۱۲ء

۹۔محمد امیر الدین قریشی، منشی، فرہنگ امیری، عسکری پریس، حیدر آباد، دکن

۱۰۔مہذب لکھنوی، مہذب اللغات، نظامی پریس لکھنو

۱۱۔نذر احمد، حافظ، فرہنگ عصریہ، صابری دارالکتب اردو بازار لاہور، س۔ن

۱۲۔وحیدالدین اکبر آبادی بنی اسرائیلی، افتخار اللغات، طبع اول، ہیرالال پرنٹنگ ورکس، علی گڑھ، ۱۹۲۶ء